سرکش بندے کی آہ

غیبت سے اپنے ہی اعمال سیاہ کئے میں نے — زبان سے لوگوں کے دل زخمی کئے میں نے
تلخ لہجوں سے کتنے ہی دل توڑے میں نے — میٹھی بات کہنے کا ہنر نہ کبھی سیکھا میں نے
کینہ، حسد اور نفرت کو اپنے سینے میں بسا کر — ہائے، محبت، عفو اور اخلاص کو بھلا دیا میں نے
نفسِ عمارہ نے عاجزی کو دل میں نہ بسنے دیا — غرور کے نشے میں ہر نیکی برباد کی میں نے

تیری نعمتوں کو پا کر بھی تجھے بھلا بیٹھا میں — فانی دنیا کی محبت میں اپنی اصل گنوا بیٹھا میں
ہر قدم پہ تو نے گرنے سے سنبھالا تھا مجھے — اپنی سرکشی میں تجھ سے منہ موڑتا رہا میں

دنیا کی چمک میں آخرت کو بھلاتا رہا میں — تیری رضا چھوڑ کر دنیا کے پیچھے بھاگتا رہا میں
نماز کو کل پر ٹالتا رہا، عمر یوں گزرتا رہا میں — موت قریب آتی گئی، غفلت میں پڑا رہا میں
قرآن ہدایت بن کر آیا، دل نہ بدلا میرا — لفظوں کو پڑھتا رہا، مگر نہ جاگا سویا ضمیر میرا
تو بار بار محبت سے مجھے اپنی طرف بلاتا رہا — میں روئی ٹھونس کر نفس کی آواز پر چلتا رہا

تیری نعمتوں کو پا کر بھی تجھے بھلا بیٹھا میں — فانی دنیا کی محبت میں اپنی اصل گنوا بیٹھا میں
ہر قدم پہ تو نے گرنے سے سنبھالا تھا مجھے — اپنی سرکشی میں تجھ سے منہ موڑتا رہا میں

سرکش بندے کی آہ

میرے ہر عیب سے تو خوب واقف تھا
اپنی رحمت سے میرا ہر عیب چھپا رکھا تھا

گناہوں پر پردۂ رحمت تو نے ڈالے رکھا
پر ڈھٹائی سے گناہوں کے راستے پہ چلتا رہا

اپنے سیاہ اعمال لئے، شرمندہ کھڑا ہوں
تیری رحمت کے بغیر، خالی ہاتھ کھڑا ہوں

تو غنی از دو جہاں، میں تیرے در کا فقیر
تو محبوبِ حقیقی، تیرے عشق کا میں اسیر

تیری نعمتوں کو پا کر بھی تجھے بھلا بیٹھا میں
فانی دنیا کی محبت میں اپنی اصل گنوا بیٹھا میں

ہر قدم پہ تو نے گرنے سے سنبھالا تھا مجھے
اپنی سرکشی میں تجھ سے منہ موڑتا رہا میں

ناخلف بندہ ہوں، مگر در تیرا چھوڑ نہیں سکتا
تیرے در کے سوا کہیں پناہ پا نہیں سکتا

عدل تیرا یاد آتا ہے تو دل کانپنے لگتا ہے
عفو تیرا یاد آتا ہے تو پھر حوصلہ بندھتا ہے

لب خاموش ہوں گے، آنکھ پُر نم ہو گی
تیری رحمت ہی میری آخری امید ہو گی

روزِ جزا جب اعمال کا دفتر سامنے کھلے گا
شرمندگی سے تیری عدالت میں سر جھکے گا

ربّا! حلیم کی ہر خطا کو اپنے عفو سے دھو دینا
اپنی رضا، اپنی محبت سے مجھے تو بخش دینا

تیری نعمتوں کو پا کر بھی تجھے بھلا بیٹھا میں
فانی دنیا کی محبت میں اپنی اصل گنوا بیٹھا میں

ہر قدم پہ تو نے گرنے سے سنبھالا تھا مجھے
اپنی سرکشی میں تجھ سے منہ موڑتا رہا میں